بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Dated 14-04-2020

Page-1st

ماہِ کلیسا

DR. MD. SALMA[illegible]
Associate Professor
Deptt. of Persian
S.N.S.R.K.S. College
Saharsa

یہ شہریار کی ایک ایسی نظم ہے جو غزل کی چاشنی سے بھرپور ہے۔ اسمیں کل ۱۳ اشعار ہیں جسے شہریار نے بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ شاعر اپنے مخاطب کو میرا چہرہ قرار دیکر اسکے امتیازی اوصاف پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اے میری ماہ رخ کا میرا رخ چہرہ جیسا سینہ اپنی پاکیزگی اور لطافت کے باعث حضرت مریم کے جیسا اور اسکی پیشانی حضرت عیسیٰ مسیح کی مانند ہے۔ اسی سینہ دو مریم مسیحائی محبوب کا عالم تو یہ ہے کہ اسکے رخسار کے اردگرد فرشتے طواف کرتے ہیں اور طائر قدس اسکی زلف میں اپنا آشیانہ بناتے ہیں۔ اسکا قد نہایت موزوں اور شاخ طوبیٰ کی مانند سڈول ہے لیکن کردار کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ ایک سے زائد عاشقوں کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ یہاں شاعر نے نوح نوح پر مذہبی تلمیحات سے کام لیا ہے اور کہا ہے کہ اے مونس جاں تو یہ نہ سمجھ کہ میرا دل سنگ ہے بلکہ میرے دل کے علاوہ کسی اور دل میں یہ وسعت نہیں جہاں تو سما سکے اسلئے کہ تجھ سا محبوب تو "عقد ثریا" سے بھی بڑھ کر فلک افروز ہے اور چاند کے ہالے بھی جسکے طوق گلو بننا ناز کرتے ہیں۔ اسکی موجودگی کے بعد دل کی تنگی کا سوال کہاں اٹھتا ہے۔ مگر لگتا ہے کہ تو اپنے پرستاروں کے جھرمٹ سے کنارہ کشی چاہتا ہے وجہ یہ ہے کہ اسکے محبوب کی پرستش کرنے والے تیری جانب دوڑ رہے ہیں لیکن تو اس کلیسا کی طرف بڑھتا جاتا ہے جہاں تثلیث کا عقیدہ جلوہ گر ہے۔ میرے محبوب تیرے عشق ہی میں تو انگاروں پر چل رہا ہوں لیکن تیری سنگدلی کا عالم یہ ہے کہ تو شمع کو ہی بجھا دیتا ہے جبکہ مجھے تیری ذات "آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری" کے مصداق معلوم ہوتی ہے۔ شہریار میں میرے سپنوں کا محل آنسوؤں کی ندی میں ڈوب جاتا ہے لیکن نہ جانے وہ فراخ دل محبوب کس کی آنکھوں میں بسا ہوا ہے۔

مختصر یہ کہ اس نظم میں شاعر نے محبوب سے شکوہ اور اسکے حسن و جمال کی تعریف کو روشن پیرائے میں بیان کرتے ہوئے شاعرانہ لوازمات اور مذہبی تلمیحات سے خوب خوب کام لیا ہے۔ یہاں بھی بے وفائی محبوب کا گلہ ہے لیکن بہ انداز دیگر جسمیں شاعر نے سراپا نگاری اور بیان حسن کی شوخیت کے ساتھ ساتھ طنز لطیف اور کرب دروں کی کیفیات کو بھی سمو دیا ہے اور خوبی یہ کہ جا بجا منظر نگاری اور رعایت لفظی سے بھی خوب خوب کام لیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ مقطع میں نہایت چابکدستی کے ساتھ محبوب کی بے وفائی کے مضمون کا رخ اپنی کوتاہ فہمی کی طرف موڑ دیا ہے۔ ظاہر ہے اونچائی تک پہنچنے کیلئے راستے کا صرف سیدھا ہونا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اسے حوصلہ مند بھی ہونا چاہئے تاکہ نشیب منزل سے بتدریج بلندی کی طرف بڑھا جا سکے۔

Shot on realme 2
By heabr